38213-کیا افضل جگہ اور اوقات میں نیکی اور برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ رمضان المبارک میں نیکیوں کی طرح برائیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟ اور کیا اس کی کوئی دلیل ملتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں افضلیت والی جگہ اور اوقات میں نیکیوں اور برائیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ، لیکن نیکی اور برائی کے اضافہ میں فرق پایا جاتا ہے ، لھذا نیکیوں میں اضافہ کمیت اور کیفت کے اعتبار سے ہوتا ہے کمیت سے تعداد مراد ہے لھذا ایک نیکی دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھتی ہے ، اور کیفیت سے مراد یہ ہے کہ اس نیکی کا ثواب بڑھتا اور عظیم ہوتا ہے ۔

لیکن برائی میں صرف کیفیت کے اعتبار سے اضافہ ہوتا ہے یعنی اس کا گناہ عظیم اور سزا بہت سخت ہوتی ہے ، لیکن تعداد کے اعتبار سے برائی ایک ہی رہتی ہے اور ایک سے زیادہ نہیں بڑھتی ۔

مطالب اولی النھی میں یہ کہا گیا ہے کہ :

فضلیت والی جگہ میں نیکی اور برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے مثلا مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مساجد میں ، اور اسی طرح فضیلت والے اوقات میں بھی نیکی اور برائی میں اضافہ ہوتا ہے مثلا : جمعہ کا دن اور حرمت والے مہینے ، اور رمضان المبارک ۔

نیکیوں میں اضافہ کے بارہ میں تو کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ، لیکن برائیوں میں اضافہ کے مسئلہ میں ابن عباس اور ابن مسعود کے متبعین کے ایک گروہ اس کا قائل ہے ، اور بعض محققین کا کہنا ہے کہ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھم کا برائیوں میں اضافہ کے قول سے مراد یہ ہے کہ اس کی کیفیت میں اضافہ ہوتا ہے نہ کہ کمیت میں ۔ اھ

دیکھیں مطالب اولی النھی (385/2) ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان شخص کے روزے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں ؟ اور کیا رمضان المبارک میں گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں میں بھی مسلمان شخص کے لیے مشروع ہے کہ وہ برائی پر ابھارنے والے نفس کے خلاف مجاھدہ کرے تا کہ اس کا نفس امارہ برائی پر ابھارنے کی بجائے نفس مطمئن بنے اور اسے بھلائی اور خیر کا حکم دے اور اس کی رغبت رکھے ، اور مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے دشمن ابلیس لعین کے خلاف لڑائی کرے تا کہ وہ اس کے شر و برائی سے محفوظ ہو سکے ۔

لھذا مسلمان شخص تو اس دنیاوی زندگی میں مسلسل جہاد کی حالت میں رہتا ہے ، نفس کے ساتھ جہاد ، خواہشات کے خلاف جہاد ، شیطان لعین کے خلاف جہاد ، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اور ہر لحمہ توبہ و استغفار کرتا رہے ، لیکن اوقات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں :

لھذاماہ رمضان المبارک سال بھر کے مہینوں میں سب سے افضل ماہ کا درجہ رکھتا ہے، یہ ماہ مبارک مغفرت ورحمت، اور آگ سے آزادی وچھٹکارے کا مہینہ ہے، لھذا جب مہینہ فضیلت والا ہو اور جگہ بھی افضل ہو تو اس میں نیکیاں بھی بڑھتی اور زیادہ ہوتی ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ برائیوں کا گناہ بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔

لھذا رمضان المبارک میں کی گئی برائی کا گناہ دوسرے اوقات میں کی گئی برائی سے زیادہ ہوتا ہے، جس طرح رمضان المبارک میں کی گئی نیکی و بھلائی کا ثواب بھی اللہ تعالی کے ہاں دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے، اور جب رمضان المبارک کو یہ فضیلت ومرتبہ حاصل ہے تو اس ماہ مبارک میں اطاعت وفرمانبرداری کو بھی بہت بڑا درجہ حاصل ہے اور اجروثواب میں اضافہ ہوتا ہے، تو اسی طرح اس ماہ مبارک میں معصیت وگناہ کی سزا بھی دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔

لھذا مسلمان شخص کو اس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اسے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اطاعت وفرمانبرداری اور اعمال صالحہ کرنے چاہییں اور گناہوں اور نافرمانیوں سے اجتناب کرنا چاہیے ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسے شرف قبولیت بخشے اور اسے حق پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

لیکن برائی تعداد کے اعتبار سے ایک ہی رہتی ہے اس میں نہ تو رمضان المبارک اور نہ ہی کسی اور مہینہ میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ نیکیاں اور بھلائیاں دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک بڑھ جاتی ہیں، کیونکہ سورۃ الانعام میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گناہ ملیں گے، اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا}. الانعام (160)۔

اس معنی کی آیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اور اسی طرح فضیلت والی جگہ مثلا حرم مکہ اور حرم مدینہ شریف میں بھی کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے نیکی و بھلائی میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے، لیکن برائیاں کمیت کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہوتیں بلکہ کیفیت کے اعتبار سے فضیلت والے اوقات اور جگہ میں زیادہ ہوتی ہیں جس کا اشارہ پیچھے کیا جا چکا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔ انتہی۔ دیکھیں: مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ (446/15)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے الشرح الممتع (262/7) میں کہا ہے کہ:

فضیلت والی جگہ اور اوقات میں نیکیوں اور برائیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

لھذا نیکیاں کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے بڑھتی ہیں، لیکن برائیاں کیفیت کے اعتبار سے بڑھتی ہیں نہ کہ کمیت کے اعتبار سے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ الانعام جو کہ مکی سورت ہے میں ارشاد جاری کیا ہے:

.{جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گناہ ملیں گے، اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا}. الانعام (160)۔

اور ایک دوسرے مقام میں کچھ اس طرح فرمایا:

.{جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے}. الحج (25)۔

یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس میں اضافہ کریں گے بلکہ یہ فرمایا: {ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے} تو اس طرح مکہ یا مدینہ شریف میں کیفیت کے اعتبار سے زیادہ ہوتی ہیں۔

اس کا معنی یہ ہوگا کہ یہ اس کے لیے زیادہ تکلیف دہ اور سزا کا موجب ہوگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{جو بھی ظلم کرے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے }.الحج (25) ۔اھ.

واللہ اعلم.